FLOW CHART — ترتیبی نقشہ ربط

MACRO-STRUCTURE — نظمِ جلی

54- سُورَۃُ القَمَر

آیات : 55 ...... مَکِّیَّۃ ...... پیراگراف : 7

زمانۂ نزول:

سورۃ ﴿القمر﴾ ہجرتِ مدینہ سے پانچ چھ سال پہلے، غالباً 7ھ میں جب حضرت عائشہ کھیلا کرتی تھیں، رسول ﷺ کے قیامِ مکہ کے تیسرے دور (6 تا 10 نبوی) میں نازل ہوئی، جب آپ پر ﴿ساحر﴾ ہونے کا الزام تھا۔ ﴿شق القمر﴾ کا واقعہ، جس کا ذکر پہلی آیت میں ہوا ہے، ہجرت سے 5 سال پہلے منیٰ کے مقام پر پیش آیا تھا۔ یہ آخری رسول ﷺ اور آخری کتاب کی آمد کے بعد قربِ قیامت کی دلیل ہے۔

یہ سورت ﴿دورِ تکذیب﴾ میں نازل ہوئی۔

سورة القمر کا کتابی ربط

1- پچھلی سورة ﴿النجم﴾ میں قومِ عاد، قومِ ثمود، قومِ نوحؑ اور مُؤتفِکات یعنی قومِ لوطؑ کی ہلاکت کا اجمالی ذکر تھا۔ یہاں سورة القمر میں ﴿تکذیب﴾ کے نتیجے میں ان قوموں کی ہلاکت کا تفصیلی ذکر ہے۔

2- سورة ﴿الطُّور﴾ میں بھی قرآن کی ﴿تکذیب﴾ اور اُس کو ﴿ أَ فَسِحْرٌ هٰذَا ﴾ (آیت:15) یعنی جادو کہنے کا ذکر تھا، یہاں سورة ﴿القمر﴾ میں بھی، قریش کا قرآن کو ﴿سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ﴾ کہنے کا تذکرہ ہے (آیت:2)۔

آیاتِ ترجیع

اس سورت میں دو (2) آیات بار بار دہرائی گئی ہیں۔ انہیں ﴿آیاتِ ترجیع﴾ کہتے ہیں۔

1- قوموں کی ہلاکت کے عبرتناک واقعات سے، قرآن کو ذکر و نصیحت کے لیے، آسان کر دیا گیا ہے۔
﴿وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ؟﴾ "یقیناً ہم نے قرآن کو آسان کر دیا ہے۔ سو ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا؟" (آیات 17، 22، 32 اور 40)

2- تاریخ کا ہر سچا واقعہ سنا کر بار بار پوچھا گیا: ﴿ كَيْفَ كَانَ عَذَابِىْ وَنُذُرِ ؟ ﴾ میرا عذاب کیسا تھا؟ اور میری تنبیہات کیسی تھیں؟ (آیات 16، 18، 21، 30)

اہم کلیدی الفاظ اور مضامین

1- یہ سورت پانچ (5) قوموں اور ان کی ﴿تکذِیب﴾ کی سچی داستان سناتی ہے۔ ﴿تکذِیب﴾ کا مطلب جھٹلانا ہے۔ رسول کو جھٹلانا کہ تم اللہ کے رسول نہیں ہو۔ قرآن کو جھٹلانا کہ یہ اللہ کی کتاب نہیں ہے۔ آخرت کو جھٹلانا کہ یہ کبھی برپا نہیں ہوگی۔ ﴿تکذِیب﴾ اور اس کے مشتقات اِس سورت میں کئی بار استعمال ہوئے ہیں۔ (آیت:3، 9، 18، 23، 33 اور 42)

2- اس سورة میں ﴿مُکَذِّبین﴾ جھٹلانے والوں کو ﴿مُجْرِمین﴾ (آیت:47) کہا گیا ہے اور ﴿مُصَدِّقین﴾ تصدیق کرنے والوں کو ﴿مُتَّقِین﴾ (آیت:54) کہا گیا ہے، جو رسولوں کی دعوت کی تصدیق کر کے، گناہوں سے بچتے ہوئے زندگی گذارتے ہیں۔ انہی دو کرداروں کا یہاں تقابل پایا جاتا ہے۔

3- پانی کی ایک معین مقدار (Calculated Amount of Water) سے قومِ نوحؑ کو غرق کیا گیا۔ ﴿فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰٓى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ﴾ (آیت:12)

4- اس سورت میں ایک اہم سائنسی حقیقت کا انکشاف کیا گیا ہے کہ اللہ نے ہر چیز نپی تلی تخلیق کی ہے ﴿ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ ﴾ (آیت:49)۔ ہر شے میں ہر عنصر (Element)، اور ہر (Organic and Inorganic Compound) نامیاتی غیر نامیاتی مرکب شامل ہے۔ ان سب کا ایک معین وزن ومقدار (Atomic or molecular weight) ہے۔ Valency ہے۔ ہر ایک کا ایک Scope اور ہر ایک limit ہے۔

5- مشرکینِ مکہ کو انذار کیا گیا کہ آپؐ کے دور کے کافر، پچھلی قوموں کے کافروں سے بہتر نہیں۔ ﴿ أَكُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِنْ أُولَٰئِكُمْ ﴾ (آیت:43)

6- اس سورت میں کافروں کی جمعیت اور اکثریت کے باوجود شکست اور ہزیمت کی پیش گوئی کی گئی ہے۔ مسلمانوں کو تسلی دی گئی ہے کہ کافروں اور اتحادیوں کی شکست ہو کر رہے گی ﴿ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ ﴾ (آیت:45)۔

7- قیامت کی گھڑی (السّاعة) : شق قمر، قربِ قیامت کی دلیل ہے۔ (آیت:1) آخری کتاب اور آخری رسول کے آنے کے بعد قیامت کسی وقت بھی برپا ہو سکتی ہے۔

﴿ مُكَذِّبِين ﴾ کے لیے وعدے کا وقت، قیامت کا دن ہے، جو بڑا ہی سخت اور بڑا ہی کڑوا ہوگا۔ (آیت 46)

8- ﴿ نُذُر ﴾ یعنی تنبیہات کا لفظ، اس سورت میں سات (7) مرتبہ استعمال کیا گیا۔ (آیات: 5، 23، 33، 36، 37، 39 اور 41)

سورة القمر کا نظم جلی

سورة ﴿القمر﴾ سات (7) پیراگرافوں پر مشتمل ہے۔ پہلے میں تمہید ہے، آخر میں اختتامیہ ہے اور درمیان میں پانچ (5) قوموں کی ہلاکت کے سچے واقعات سنا کر، جزا و سزا کے تاریخی دلائل فراہم کیے گئے ہیں۔

1- آیات 1 تا 8: پہلے پیراگراف میں، واقعہ شق قمر بیان کرکے، قربِ قیامت کی طرف اشارہ کیا گیا۔

ہر نشانی دیکھنے کے باوجود مشرکینِ مکہ کے اعراض پر سخت تنبیہ کی گئی اور انذار کیا گیا۔

2- آیات 9 تا 17: دوسرے پیراگراف میں، قومِ نوحؑ (3,500 ق م) کی داستان تکذیب ہے

ان کے برے انجام کا تذکرہ کرکے مشرکینِ مکہ کو تخویف کی گئی، جو حضرت نوحؑ کو ﴿مَجْنُون﴾ کہتے تھے۔ انہیں پانی میں غرق کر دیا گیا۔

3- آیات 18 تا 22: تیسرے پیراگراف میں، قومِ عاد (3,000 ق م) کی داستانِ تکذیب ہے

ان کا انجام ﴿ رِيحًا صَرْصَرًا ﴾ یعنی تیز ہوا سے ہلاکت کی شکل میں بیان ہوا۔

4- آیات 23 تا 32: چوتھے پیراگراف میں، قوم ثمود (2,500 ق م) کی داستانِ تکذیب۔

ان کے انجام سے منکرینِ آخرت کو خبردار کیا گیا۔ حضرت صالحؑ کو بھی ان کی قوم ﴿ كَذَّابٌ اَشِرٌ ﴾ کہتی تھی اور آج قریشِ مکہ بھی اسی روش پر چل رہے ہیں۔ قوم ثمود کو ﴿ صَيْحَةً وَاحِدَةً ﴾ یعنی ایک زوردار آواز اور دھماکے سے ہلاک کیا گیا۔

5- آیات 33 تا 40: پانچویں پیراگراف میں، قومِ لوطؑ (2,100 ق م) کی داستانِ تکذیب ہے۔

ان کا انجام بیان کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں پتھر برسانے والی ہوا ﴿ حَاصِبًا ﴾ کے ذریعے ہلاک کیا۔

6- آیات 41 تا 42: چھٹے پیراگراف میں، آلِ فرعون (1,300 ق م) کی تکذیب ہے۔

ان پر اللہ تعالیٰ کی گرفت کا تذکرہ کیا گیا۔ طاقت کے نشے میں مست فرعون کے انجام سے مشرکینِ مکہ کو ڈرایا گیا۔ اپنی عسکری طاقت پر نازاں حکمران فرعون کو اُس کی فوج کے ساتھ ﴿ عَزِيزٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ کی پکڑ میں جکڑ لیا گیا۔

7- آیات 43 تا 55: ساتویں اور آخری پیراگراف میں، سوالیہ انداز سے قریش کو سمجھایا گیا کہ کفار اپنی جمعیت کے باوجود شکست کھائیں گے۔

﴿ مُجْرِمِينَ ﴾ کو آخرت میں بھی عذاب ہوگا اور دنیا میں بھی عذابِ الٰہی سے دوچار کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ پچھلی پانچ قوموں کا ذکر کیا گیا۔ ﴿ وَلَقَدْ اَهْلَكْنَا اَشْيَاعَكُمْ ﴾ کے الفاظ سے بتایا گیا کہ ہلاکت کے لیے اللہ تعالیٰ کا قانون ہر زمانہ میں ایک جیسا ہی ہے۔ ﴿ مُتَّقِينَ ﴾ کے لیے اخروی انعامات کا ذکر کر کے، مسلمانوں کو تسلی دی گئی کہ ﴿ مَلِيكٍ مُّقْتَدِرٍ ﴾ کے نزدیک انہیں سچائی کا مقام حاصل ہوگا۔

مرکزی مضمون

﴿ تَكْذِيب ﴾ کے جرم میں پانچ (5) قوموں کو مختلف طریقوں سے ہلاک کیا گیا۔ تاریخِ ہلاکت سے عبرت حاصل کرتے ہوئے ﴿ تَكْذِيب ﴾ سے بچو، ورنہ تمہیں بھی ہلاک کیا جا سکتا ہے۔ کافروں کی اتحادی قوت، ہزیمت و شکست دوچار ہو کر رہے گی۔